بحث عبدیت | آپ بھی مثل دیگر انبیاء کے اللہ کے بندے تھے چنانچہ جابجا اللہ پاک نے لفظ عبد (بندے) کے ساتھ خطاب فرمایا ہے وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا (سورہ بقرہ) اگر تم اس سے شکوک ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے۔ . . سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الایہ (بنی سرائیل) پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا۔ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا (انفال) اور جو کچھ ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے۔ اسی طرح دوسرے نبیوں کی نسبت ارشاد ہے وَاذْکُرْ عَبْدَنَا اَیُّوْبَ (ص) ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کرو۔ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ہمارے بندے داؤد کو یاد کر۔ لَنْ یَّسْتَنْکِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰہِ وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیَسْتَکْبِرْ فَسَیَحْشُرُھُمْ اِلَیْہِ جَمِیْعًا (نساء) مسیح اللہ کا بندہ ہونے سے عار نہ کرے گا اور نہ فرشتے مقرب اور جو کوئی کنیاوے اللہ کی عبدیت سے اور تکبر کرے وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا۔ (فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی (النجم) پس وحی بھیجی اپنے بندے کی طرف جو کچھ وحی بھیجی۔ غرضکہ تمام انبیا ورسل کو خواہ انسان ہوں یا فرشتہ لفظ عبد بندے کے ساتھ پکارا ہے اسی طرح دیگر لوگوں کو "عباد اللہ" اللہ کے بندے" "عبادی" میرے بندے کہکر پکارا ہے بعض جاہل عبادی سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم رسولؐ کے بندے ہیں اسی بناپر یہ لوگ عبد النبی عبد الرسول عبد المصطفٰے نام رکھتے ہیں ۔

جواب پہلا یہ ہے کہ اللہ پاک نے جگہ جگہ عباد اللہ، عباد الرحمٰن فرمایا ہے پس جہاں کہیں بھی عبادی آیا ہے اس سے اللہ کے بندے مراد ہیں نہ کہ رسولؐ کے، ورنہ مدعی ثبوت پیش کرے۔ **دوسرا** یہ ہے کہ قُلْ کے بعد ہر قول اصلاً اللہ پاک کا مقولہ ہوتا ہے اور بعض قول تبعاً مقولہ انبیاء ہیں عبادی سے مراد ہمیشہ اللہ کے بندے ہوں گے۔ **تیسرا** اگر عبادی کے معنی رسولؐ کے بندے لئے جائیں تو دوسری آیتوں کے خلاف پڑتے ہیں اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا (مریم) جو کوئی بھی زمین و آسمان میں ہے سب اللہ کے سامنے بندے ہو کر آئیں گے اس آیت میں سب کو اللہ کا بندہ بتایا گیا اور آپ رسولؐ کا بندہ بتاتے ہیں اب آپ کا قول سچا مانا جائے یا اللہ کا۔ مشکوٰۃ میں ہے انی اکل کما یاکل العبد میں کھاتا ہوں جیسے بندہ کھاتا ہے۔ مسلم میں ہے یاعبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یاعبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم اے میرے بندو تم سب ننگے ہو لیکن جسے میں پہناؤں پس مجھی سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ یہ حدیث قدسی ہے اس کے اندر اور بھی اسی قسم کے ٹکڑے ہیں مثلاً یاعبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یاعبادی کلکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی اغفرلکم یاعبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی۔ اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر میں جسے ہدایت کروں پس مجھ سے ہدایت مانگو میں ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشوں گا مجھ سے مغفرت چاہو میں بخشوں گا اے میرے بندو تم سب نہ مجھے نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان اور اسی قسم کے الفاظ اس حدیث قدسی میں ہیں اور حدیث قدسی وہ ہے جس میں فرمان ربانی کو آنحضرتؐ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب اللہ کے بندے ہیں کوئی رسولؐ کا بندہ نہیں۔ **چوتھا** اللہ پاک فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۔ ہم نے تجھ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب پر

وحی آتی تھی کہ میں ہی اللہ ہوں میری ہی عبادت کرو آپ کے اصول کے موافق یہ معنی ہوئے کہ میں (محمدؐ) اللہ ہوں میری (محمدؐ) ہی کی عبادت کرو حالانکہ آیت کے وہ معنی ہیں جو ہم نے لکھے اور یہ کل مقولہ اللہ کا رہا۔ اس کے سوا آپ کے بتائے ہوئے معنی نہ کسی مفسر نے نہ کسی مترجم نے لکھے۔ اور آپ کو بھی تسلیم ہیں۔

پانچواں۔ قرآن شریف میں ہے یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ (عنکبوت) اے میرے بندو میری زمین وسیع ہے پس میری ہی عبادت کرو آپ کے اصول کے موافق عبادی ارضی ایای ان سب کی یا رسولؐ اللہ کی طرف منسوب ہوگی اور آیت کے یہ معنی ہونگے۔ مجھ محمدؐ کی زمین وسیع ہے پس مجھ محمدؐ کی عبادت کرو ابھی تک تو ہمیں خیال تھا کہ اللہ کی عبادت کی جاتی ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ لوگ رسولؐ کی عبادت کرتے ہیں این گل دیگر شگفت ☩ اور کیوں نہ ہو عالم الغیب مانا حاضر و ناظر کہا معبود کہا پھر عبادت کیوں نہ ہو۔ خفیت یہ ہے کہ خدا کے تمام اختیارات سلب کر کے رسول کو دیدیئے عیسائیوں نے باپ بیٹا روح القدس کو خدا کہا۔ آریوں نے روح مادہ ایشور کو پوجا۔ انھوں نے اللہ رسول ولی کو سجدہ کیا لیکن یہ سب اول اول اب تو صرف رسول اور ولی کی پرستش ہے اور کیوں نہ ہو ہر بندہ اپنے معبود کی عبادت کرتا ہے لیکن یہ بتایئے کہ آپ کے پہلے کس کی عبادت کرتے تھے غالباً رسول ہی کے نام کی نماز پڑھتے ہونگے ورنہ ان کی تمام عبادتیں ان کے منہ پر ماری جائینگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (نسا ۵) اللہ مشرک کو کبھی نہ بخشیگا اور مشرک کے سوا جسے چاہیگا بخشدیگا پس اے لوگو ان عقائد شرکیہ سے توبہ کرو۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (سورہ توبہ) اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

چھٹا۔ قرآن میں ہے اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ۔ اگر تو ان پر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ (شوریٰ) وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں مگر ع میں نہ سمجھوں تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے۔ اور ہے بھی یہی، سوتا جاگے جاگتا کیا جاگے۔

ساتواں۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اس میں عبادت کو ذات باری سے خاص کردیا گیا اور عبادت کے معنی طاعت مع ذلت ہیں تفسیر معالم التنزیل میں ہے والعبادۃ الطاعۃ مع التذلل اور عبد کے معنی ذلیل ہیں معالم التنزیل میں ہے ویسمی العبد عبدً الذلتہ وانقیادہ بندہ کو بندہ اس کی ذلت و فرمانبرداری کی وجہ سے کہتے ہیں اب یہاں لفظ نَعْبُدُ کو خواہ عبادت سے لیں خواہ عبودیت سے جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے قولہ نعبد یحتمل ان یکون من العبادۃ ومن العبودیۃ دونوں صورتوں میں ماننا پڑے گا کہ جس کی عبادت کی جائے وہ معبود ہے پس اس کا مقابل عبد ہے اور ہر شخص خواہ عابد ہو یا نہ ہو اللہ کے مقابلہ میں ذلیل ہے پس وہ عبد ہے اور اللہ معبود آپ تو ان باتوں کو کیوں ماننے لگے۔ اسلئے کہ ع سب سے جدا روش مرے بلغ سخن کی ہے ☩ خیر آپ رسول کی عبادت کریں یا ولی کی اگر آپ ناراض نہ ہوں تو اس اس آیت کے معنی بتادیجئے۔ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ اَنْتُمْ لَھَا وَارِدُوْنَ (انبیا ۷) تم اور تم جن کی عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا سب دوزخ کا ایندھن ہیں جس میں جھونکے جاؤگے اس آیت کے مطابق آپ کا اور آپ کے معبودان باطل کا کیا حشر ہونا چاہیے[۱۴] ہاں اسی کے ساتھ آپ کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ عبد و معبود کے سوا ایک تیسری چیز بھی ہے مگر آپ پوجنے والوں کا ٹھکانہ بجز جہنم کے اور کہاں ہوگا۔

۱۴ انبیاء و صلحاء تو وہی جواب دیکر بچ جائینگے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب ہے اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ (سورہ مائدہ) اے خدا اگر میں نے ان سے اپنی عبادت کیلئے کہا ہو تو تو خوب جانتا ہے لو آمد

جو عبد بھی ہے اور معبود بھی اسلئے کہ رسولؐ اللہ کے بندے ہیں اور آپ رسولؐ کے پس رسول عبد بھی ہوئے اور معبود بھی۔
آٹھواں۔ سورۃ آل عمران میں ہے مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ کسی آدمی کی یہ مجال نہیں کہ اللہ اسکو کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ اللہ کے بندوں کو اپنا بندہ کہے پس ثابت ہوا کہ کوئی ولی رسول نبی کسی کو اپنا بندہ نہیں کہہ سکتے نہ کبھی کسی نے کہا لیکن آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ جو چاہیں کہیں سچ ہے آنکھوں کے آگے ناک، سوجھے کیا خاک۔
نواں۔ مسلم میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساء کم اماء اللہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص اپنے غلاموں کو اور لونڈی کو "میرا بندہ" اور "میری بندی" نہ کہے کیونکہ سب مرد اللہ کے بندے اور سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔
دسواں۔ مسند احمد بن حنبلؒ میں ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما ولدت حواء طاف بها ابلیس وکان لا یعیش لها ولد فقال سمیه عبد الحارث فانه یعیش فسمته فعاش فکان ذلك من وحی الشیطان وامرہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حوا کی اولاد نہ جیتی تھی جب ایک بچہ ہوا تو شیطان نے کہا کہ اس کا نام عبد الحارث رکھو یہ بچہ زندہ رہیگا پس اس کا نام عبد الحارث رکھا وہ بچہ زندہ رہا لیکن یہ خیال شیطان کی طرف سے پیدا کیا گیا تھا۔ اس حدیث کو ترمذی نے حسن کہا ہے اور ابو یعلی ابن جریر ابی حاتم رویانی طبرانی ابو الشیخ حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ...... سوا کسی اور کی جانب نسبت عبدیت کرنا تعلیم شیطانی ہے برخلاف اس کے خدا و رسولِ خدا کے نزدیک محبوب ترین اسماء عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔ مسلم مسند احمد بن حنبل ابو داؤد میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمٰن۔ لیکن جن لوگوں پر شیطان مسلط ہے وہ تو اس کے خلاف کریں گے پیر بخش وغیرہ نام ضرور رکھیں گے ملا علی قاری حنفی منح الازهر میں لکھتے ہیں، اما التسمیة بعبد النبی فظاهرہ کفر الا ان یراد به معنی المملوك عبد النبی نام رکھنا ظاہراً کفر ہے مگر یہ کہ اس سے (بجائے عبدیت) ملک مراد لی جائے لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ ملک بھی خدا کی ہے اسلئے ملک مراد لینے کی شکل میں اگر حرمت نہ ہو تو کذب تو ضرور ہے اور جھوٹے پر لعنت آئی ہے۔ ابن حجر تحفہ میں لکھتے ہیں ویحرم ملك المملوك لان ذلك لیس لغیر اللہ وکذا عبد النبی والکعبة او الدار او علی او الحسین لایهام التشریك بندے کو بندے کی ملک کہنا حرام ہے اسلئے کہ مالک اللہ ہی ہے ایسا ہی عبد النبی عبد الکعبة عبد الدار عبد علی عبد الحسین اسلئے کہ انمیں ایہام شرک ہے علامہ زین الدین فتح المعین میں لکھتے ہیں ویحرم التسمیة بملك المملوك وقاضی القضاة وکذا عبد النبی ایسا نام رکھنا جسمیں بندے پر بندے کی ملک ثابت ہو یا قاضی القضاۃ اور عبد النبی حرام ہے نصاب الاحتساب میں ہے ویحتسب علی من فعل التسمیة باسم لم یذکرہ اللہ تعالیٰ فی کتابه ولا نبیه فی سنته ولا سبقه المسلمون۔ جو شخص ایسے نام رکھے جنکو اللہ پاک نے نہیں فرمایا یا جو حدیث رسولؐ میں نہیں یا جو پہلے مسلمانوں نے نہیں رکھے (یعنی صحابہؓ نے) اس سے خدا کے یہاں بازپرس ہوگی۔

ہمیں بشر کہنے کا حق نہیں بعض جاہل یہ بات کہا کرتے ہیں کہ اگر اللہ نے عبد یا بشر کہا تو کہا ہمیں کیا حق ہے جو ہم کہیں "باپ اگر بیٹے کا نام لے تو لے بیٹے حرامزادے کو نام لینے کا کیا حق ہے"

جواب اول - یہ کہ اللہ کو اللہ رسول کو رسول بھی اللہ ہی نے کہا ہے پھر تمہیں کیا حق ہے جو اللہ کو اللہ اور رسول کو رسول کہتے ہو۔ **دوم** - یہ کہ اگر بشر یا عبد ذلت ہے تو تمام انبیاء عباد اللہ آپ کے نزدیک ذلیل ہوں گے۔ **سوم** یہ کہ بشر کو بشر کہنا اور عبد کو عبد کہنا اگر ان کی توہین ہے تو اللہ کو اللہ اور معبود کہنا فرشتوں کو فرشتہ جن کو جن حور کو حور غلماں کو غلماں انسان کو انسان کہنا ان کی توہین ہے۔ **چہارم** قیام دنیا سے اسوقت تک یہی طریقہ ہے کہ بیٹا باپ کو باپ اور باپ بیٹے کو بیٹا کہتا چلا آیا ہے آپ طریقہ بدلوا دیجئے مریدین خاص کو ہدایت فرما دیجئے کہ آئندہ سے بیٹے کو باپ اور باپ کو بیٹا کہا جائے۔

پنجم ہمیشہ سے ہر شخص اپنے نام کے ساتھ بن فلاں ولد فلاں کا بیٹا کہتا اور لکھتا چلا آیا ہے غالباً آپ لوگ تو کبھی باپ کا نام نہ لیتے ہوں گے اور بوقت تحریر ولدیت کا خانہ خالی چھوڑ دیتے ہوں گے آئندہ سے نام ضرور لکھئے ورنہ لوگوں کو بدگمانی ہوگی نام نامعلوم یا مشتبہ ہو تو ماں ہی کا نام لکھ دیا کیجئے۔ **ششم** تمام کتب احادیث اور قرآن میں موجود ہے کہ سارے انبیاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو بشر رسول عبد کہتے آئے ہیں اس قسم کی حدیثیں کچھ اوپر گذر چکی ہیں قرآن میں ہے ۔ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ (مریم) اے باپ شیطان کو نہ پوج۔ احادیث میں ہے انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میں محمد بیٹا عبداللہ بیٹے عبد المطلب کا ہوں۔ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب میں سچا نبی عبد المطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔ محمد بن عبد اللہ عبدہ ورسولہ محمد بیٹا عبد اللہ کا اللہ کا بندہ اور رسول ہوں ان سے معلوم ہوا کہ باپ اور دادا کا نام لینا بھی سنت نبوی ہے۔

ہفتم کتب احادیث وسیر میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ اور ازواج مطہرات نے آنحضرت کا نام لیا ہے عبداللہ اور رسول بھی کہا ہے بخاری میں ایک حدیث ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں من زعم ان محمدا رای ربہ جس نے گمان کیا کہ محمد نے اللہ کو دیکھا ومن زعم ان محمدا کتم شیئا اور جس نے گمان کیا محمد نے کچھ چھپایا۔ ولو کان محمد کاتما شیئا اور اگر محمد کچھ چھپاتے۔ بخاری ومسلم میں ہے حضرت مسروق حضرت عائشہ سے سوال کرتے ہیں ہل رای محمد ربہ کیا محمد نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی خلافت میں جو سب سے پہلا خطبہ دیا ہے اس میں یہ الفاظ ہیں من کان یعبد محمد افان محمد اقد مات جو کوئی محمد کو پوجتا تھا وہ سن لے کہ محمد یقیناً مر گئے۔

ہشتم - خود را فضیحت ودیگراں را نصیحت یعنی آپ خود ہر نماز میں اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نہیں نہیں میں بھول گیا آپ تو رسول کے بندے ہیں آپ تو کچھ اور پڑھتے ہونگے۔ اور یقیناً تکبیر واذان میں سے "اشہد ان محمدا رسول اللہ" نکال دیا ہوگا کیا آپ نماز میں۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد نہیں پڑھتے غالباً عنقریب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں بھی ترمیم کر دی جائے گی سچ ہے ؎

چشم بینا کو تو عینک سے کچھ اچھا سوجھے + دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا سوجھے

حاصل کلام یہ کہ ہر مخلوق نبی، رسول فرشتہ، انسان جن حور غلماں سب اللہ کے بندے ہیں اور عبادت صرف اللہ ہی کیلئے مخصوص ہے

بحث اخوت | مشکوٰۃ میں بروایت احمد ہے اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم عبادت کرو اللہ کی اور اکرام بھائی کا۔ یہاں بھائی سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تقویۃ الایمان میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کے ذیل میں فائدہ لکھا ہے یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا و انبیا امام امامزادے پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہمکو ان کی فرمانبرداری کا حکم کیا ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے نہ خدا کی سی"۔ اس پر جاہل یہ اعتراض کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کو بڑا بھائی کہدیا اور ان کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کردی اس کے چند جواب ہیں۔ اول یہ کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی نہیں لیا آپ اپنی طرف سے اضافہ کرنیوالے کون ہیں۔

ثانی۔ جب حدیث میں لفظ اَخ "بھائی" آیا ہے تو آپکو اعتراض کا کیا حق ہے۔ آپ قاضی یا مفتی۔ ثالث یہ کہ رشتے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نسبی یا حقیقی یہ تو وہ ہیں جو باپ بیٹے بہن بھائی ماں باپ وغیرہ میں ہوتے ہیں جیسے حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کی صاحبزادی یا حضرت ابراہیم آپؐ کے صاحبزادے، حضرت حمزہؓ وعباسؓ آپکے چچا۔ یہ تمام رشتے تو انہی لوگوں کے لئے مخصوص ہیں کوئی دوسرا اپنی جانب منسوب کرلے تو غلطی ہے دوم وہ رشتے جو مجازی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں دنیاوی اور دینی۔

دنیاوی وہ کہ آپس میں مواخات بھائی چارہ کرلیا جائے جیسے منہ بولے بھائی یا خواجہ تاش ایک استاد کے دو شاگرد دینی وہ کہ بسبب اسلام مواخات کی گئی ہو یا ہوگئی ہو یہ رشتے ایسے ہیں جنکو ہر شخص استعمال کرتا ہے اور کرسکتا ہے اور یہ تمام رشتے کابراً عن کابر استعمال ہوتے رہے ہیں سورہ یوسف میں ہے کَمَا اَتَمَّهَا عَلٰی اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحٰقَ جیسا کہ اتمام کیا.... پیشتر تیرے باپوں ابراہیمؑ و اسحٰقؑ پر مِلَّةَ اٰبَائِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ملت میرے باپوں ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی۔ حالانکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کا نام یعقوبؑ تھا اور تمام انسان اولاد آدمؑ ہونے کی حیثیت سے باہمد گر رشتہ دار اور بھائی ہیں شعب الایمان بیہقی اور مسند احمد بن حنبل میں ہے کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملوہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی تم سارے کے سارے آدمؑ کے بیٹے ہو سوائے بسوا رکسی کو کسی پر زیادتی نہیں مگر دین و تقوی کی۔ حضرت آدمؑ کو ابوالبشر ابوالانسان کہا گیا ہے

اخوت دینی | بخاری ومسلم میں ہے الانبیاء اخوۃ من علات وامہاتھم شتی ودینھم واحد انبیا علاتی بھائی ہیں مائیں ان کی چند ہیں اور دین انکا ایک ہے مسلم میں ہے المومنون کرجل واحد سب مسلمان مثل ایک آدمی کے ہیں قرآن میں ہے فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ تمہارے دینی بھائی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ سب مسلمان بھائی ہیں رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (حشر) اے رب ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے تھے بخشدے۔

اور جس طرح مسلمانوں کو باہم بھائی کہا ہے اسی طرح کفار ومنافقین کو بلحاظ دین آپس میں بھائی کہا گیا ہے سورۂ حشر میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ کیا تو منافقوں کو نہیں دیکھتا جو اپنے ان بھائیوں سے کہتے ہیں جو اہل کتاب میں سے کافر ہیں فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا (آل عمران) تمہارے دلوں میں محبت ڈالدی پس تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہوگئے تفسیر بیضاوی میں ہے انما المؤمنون اخوۃ من حیث انھم منتسبون الی اصل واحد وھو الایمان سب مسلمان بھائی ہیں اس حیثیت سے کہ سب کے سب ایک جڑ کی طرف منسوب ہیں اور وہ جڑ ایمان ہے۔ یہ بات بھی جان لینا چاہیئے کہ اہل لغت کے نزدیک اخوۃ وہ بھائی ہیں جو بسبب نسب کے ہوں اور اخوان وہ بھائی ہیں جو بسبب دوستی کے ہوں پس اللہ پاک نے اخوۃ تاکیداً فرمایا ہے مسلم کی دو حدیثوں میں آیا المسلم اخ المسلم مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ مسلم میں ہے اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انا قد رأینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانك یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا تم پر سلام ہو اے دیار مومنین والو اور خدا نے چاہا تو ہم تم سے ملیں گے میری آرزو ہے کاش ہم سب اپنے ان بھائیوں کو دیکھتے جو بعد میں آئیں گے صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں آپ نے فرمایا تم میرے مصاحب ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اسی مضمون کی چند حدیثیں جمع الجوامع میں جلال الدین سیوطی لائے ہیں اور شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ کے پانچویں باب میں لکھا ہے فنحن الاخوان وھم الاصحاب پس ہم بھائی ہیں اور وہ مصاحب۔ فتح الباری میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید بن حارثۃ انت اخونا ومولانا۔ اے زید! تم ہمارے بھائی اور مولا ہو۔ مسند ابن ابی شیبہ میں ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا لیتنی لقیت اخوانی قالوا یا رسول اللہ اولسنا اخوانك قال بلی ولکن قوم یجیئون من بعدکم یومنون بی ایمانکم ویصدقون بی تصدیقکم وینصرونی نصرکم فیا لیتنی قد لقیت اخوانی فرمایا رسول اللہ صلعم نے کاش میں اپنے بھائیوں سے ملتا انھوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں فرمایا ہاں لیکن تمہارے بعد ایک قوم آئیگی جو مجھ پر تمہارا ہی سا ایمان لائیگی اور تمہاری ہی سی تصدیق کرے گی اور تمہاری ہی مانند میری مدد کریگی کاش میں ان بھائیوں سے ملتا۔ بخاری میں ہے عن عروۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب عائشۃ الی ابی بکر فقال لہ ابوبکر انما انا اخوك فقال انت اخی فی دین اللہ وکتابہ وھی لی حلال۔ نبی علیہ السلام نے عائشہ کے نکاح کا ابوبکرؓ کو پیام دیا ابوبکرؓ نے کہا میں تو آپ کا بھائی ہوں رسول اللہ نے فرمایا تم میرے دینی بھائی ہو اور وہ میرے لئے حلال ہے۔ فتح الباری اور قسطلانی میں ہے وھی لی حلال نکاحھا لان الاخوۃ المانعۃ من ذلك اخوۃ النسب والرضاع لا اخوۃ الدین عائشہؓ سے نکاح میرے لئے حلال ہے اسلئے کہ اخوت مانع نکاح اخوت نسب ورضاعت ہے نہ کہ اخوت دینی ان احادیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو آنحضرت کا مسلمانوں کو بھائی کہنا دوسرے مسلمانوں کا آنحضرت کو بھائی کہنا اور آنحضرتؐ کا اقرار فرمانا پس اگر کسی مسلمان نے اسی بنا پر آنحضرتؐ کو بھائی کہدیا یا اب کہدے تو گردن زدنی کیوں ہے۔ حدیث عروہ جو اوپر گذری مرسل ہے

اور چونکہ مرسل حنفیہ کے نزدیک حجت ہے اس لئے ان کے مقابلہ میں اس کا پیش کرنا اصول مناظرہ کے خلاف نہیں۔ نیز ہمارا دعویٰ آیات واحادیث سے ثابت ہے پس یہ حدیث ان کی اور موید ہوگی اور حدیث مرسل عند الحنفیہ حجت ہونے کی بہت سی عبارتیں رسالہ آیات محکمات میں نقل کردی گئی ہیں اب یہ بات کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے فقرے میں عموم ہے اس کے اندر ہر دنیادار گنہگار شامل ہوسکتا ہے اسی طرح ہر نبی اور رسول ہیں ہم ذلیل وخوار کیونکر بھائی بن سکتے ہیں۔ **جواب اول** یہ کہ آنحضرتؐ بانی شریعت آپ سے زائد تعظیم وتکریم اور تہذیب واحکام کو جانتے تھے اس زمانے کے قوی وضعیف الایمان مسلمانوں کو بھی جانتے تھے پھر جب خود انھوں نے بھائی فرمایا اور دوسروں کے بھائی کہنے پر اعتراض نہ کرتے ہوئے بھائی ہونے کا اقرار فرمایا تو اب آپ کا اعتراض شارع علیہ السلام پر اعتراض ہے نہیں تو ہر مسلمان کو بھائی کہنے کا حق شرعاً حاصل۔

اخوت کا ثبوت قرآن سے ۔ ثانی آیات قرآنی فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ میں بھی عموم ہے ان میں بھی انبیا ورسل اور ہر مسلمان گنہگار داخل ہے۔ ثالث ہم تو مسلمان ہیں قرآن میں کافروں کا بھائی انبیا ورسل کو کہا گیا ہے بخاری ومسلم میں ہے وکونوا عباد اللہ اخوانا ہوجاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی یہاں تو اسلام کی بھی قید نہیں قرآن میں ہے فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (آل عمران) پس تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی اسلئے تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہوگئے فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ (توبہ) اگر وہ توبہ کرلیں نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں سورہ اعراف میں ہے وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا۔ قوم عاد کی طرف انکے بھائی ہود کو وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا مدین میں ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ اور یہی تینوں آیتیں بحرفہ سورہ ہود میں بھی آئی ہیں۔ دیکھئے ان نبیوں کو اللہ نے کافروں کا بھائی کہا ہے سورہ شعرا میں ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ جب ان سے ان کے بھائی نوحؑ نے کہا اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ جب ان سے ان کے بھائی صالحؑ نے کہا۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا۔ سورہ مومنون میں ہے فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پس ہم نے انہیں رسول بھیجا انہی میں سے۔ آنحضرتؐ کیلئے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمہارے پاس تمہارے ہی نفوس میں سے رسول آیا۔ اسی طرح جا بجا رَسُوْلًا مِّنْكُمْ تم میں سے رسول اور رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ان میں سے رسول آیا ہے پس جبکہ انبیاء کو کفار کا بھائی کہا گیا تو مسلمانوں کا بھائی کہنا کیوں نادرست۔

رابع۔ مسند احمد بن حنبل میں ایک حدیث ہے جب بدر کے قیدی آئے اور آپ نے انکی نسبت مشورہ فرمایا تو صحابہؓ سے فرمایا وانما ھم اخوانکم بالامس کل والے تمہارے بھائی ہیں پس حدیث میں بھی مسلمانوں کو کافروں کا بھائی کہا گیا۔ **خامس** شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے فنحن الاخوان وھم الاصحاب ہم بھائی ہیں اور وہ مصاحب پس اول شیخ محی الدین ابن عربی پر تبرا کیجئے پھر مولوی اسمٰعیلؒ صاحب کی جانب متوجہ ہوجئے۔ ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند۔ **سادس** جو لوگ داخل اسلام ہوتے تھے ان میں سے کسی کا بھائی کسی کا لڑکا کسی کا باپ کافر ہوتا تھا خود آنحضرتؐ کے اعمام اور دیگر عزیز قریب کافر رہتے تھے مگر بوجہ کفر وہ قرابت یا رشتہ داری سے خارج

نہ ہوتے تھے بلکہ انہی رشتوں سے پکارے جاتے تھے جیسا کہ عبارات احادیث سے ثابت ہے یا اس وقت کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو کیا اس کے والدین اور بہن بھائی اس رشتہ سے خارج ہو جائیں گے۔ سابع اگر آپ کا بھائی یا لڑکا نواب بادشاہ یا عابد وزاہد ولی اللہ امام مجتہد اور تمہارے مذہب کے موافق نبی ہو جائے جیسا کہ جواہر غیبی میں لکھا ہے۔ "نبوت و رسالت منقسم بر دو قسم است قسمی تعلق بہ تشریع دارد کہ آں او امر و نواہی ست از جناب حق تعالیٰ بر خلق بواسطہ انبیا و آں انقطاع پذیرفت و قسمی دیگر خبر دادن از حقائق جناب الٰہی و اسرار غیب و اظہار اسرار عالم ملک و ملکوت و کشف اسرار ربوبیت ست و آں منقطع نمی گردد و آنرا انبا ر گویند" نبوت و رسالت کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جس کا تعلق شرع سے ہو یعنی اوامر و نواہی خداوندی جو حق کی جانب سے مخلوق کو ہیں وہ ختم ہو گئی اور دوسری قسم حقائق الٰہی و اسرار غیب اور دیگر حالات ربوبیت یہ قسم ختم نہیں ہوئی۔ آئینہ حقائق نما میں بھی دو قسمیں کی ہیں ایک تشریعی دوسری تعریفی پھر لکھا ہے "و نبوت تشریعی مختتم بحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گشت فاما تعریفی کہ لازمہ ولایت مطلق است باقی است تا دور خاتمہ ولایت محمد مہدی۔ نبوت تشریعی تو حضرت رسالت پناہ پر ختم ہو گئی اور نبوت تعریفی جو کہ ولایت مطلق کا لازمہ ہے ولایت محمدیہ کے خاتمہ تک باقی رہیگی" تو کیا یہ شخص آپ کے بھائی یا لڑکا ہونے سے خارج ہو جائیگا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ بطور فخر بار بار اظہار کریں گے اور دن رات یہی ہوتا ہے کہ جس کو ترقی مراتب حاصل ہوتی ہے دنیا دار فخریہ اس کے سالے بنتے ہیں اور غریب کے بہنوئی بھی نہیں بنتے۔ پس اگر کسی مسلمان نے فخریہ یا فرط محبت سے یا مثال کے طور پر بھائی کہدیا تو کیا برا کیا۔ آپ ہی لوگ دن رات مصطفیٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکی اور امیر امان اللہ خاں سابق بادشاہ کابل اور اسی قسم کے لوگوں کو ہمارے مسلمان بھائی ہمارے مسلمان بھائی کہہ کہکر یاد کرتے ہیں اور آپ کا یہ کہنا درست بھی ہے لیکن بلحاظ امارت و مراتب چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ پس بالکل اسی طرح مولوی صاحب نے آنحضرت کو بھائی کہا ہے۔

ثامن۔ آپ کے مذاہب کے مطابق جیسا کہ ہدایہ وغیرہ میں لکھا ہوا ہے ہر مسلمان خواہ وہ گنہگار جواری شرابی زانی چور ہو تارک الصلوٰۃ ہو خواہ عابد و زاہد صوفی ولی یا نبی یا رسول ہو بحیثیت ایمان سب برابر ہیں نہ کسی کو ذرہ برابر کسی پر فوقیت نہ کسی کو ذرہ برابر کسی سے کمی مولوی صاحب نے آپ کے اسی مسئلہ کو پیش نظر رکھکر اور اسی مساوات کا خیال کر کے بھائی لکھا ہے تاکہ آپ لوگوں پر تعریض ہو یہ جاہل کہا کرتے ہیں کہ اللہ یا رسولؐ نے بھائی کہا تو کہا تمہیں کیا حق ہے جواب وہی ہے کہ اللہ کو اللہ رسولؐ کو رسولؐ بھی انھوں نے ہی کہا ہے اور لوگوں نے بھی آنحضرتؐ کو بھائی کہا ہے اور آنحضرت نے بھائی ہونا تسلیم کیا ہے جیسا کہ ان احادیث سے ثابت ہوا جو اوپر گذر چکیں۔ پھر تمکو کیا حق ہے کہ اس سے منع کرو۔ یہی جاہل ایک یہ بات بھی کہا کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کی تعظیم کو بڑے بھائی کے برابر کر دیا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کے متعلق فرماتا ہے فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (بنی اسرائیل) ان دونوں سے اف بھی نہ کرو، نرم لہجہ سے بات کرو اور فرمانبردار رہو ابن ماجہ میں ہے ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدھما قال ھما جنتک ونارک۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بیٹے پر والدین کے کیا حقوق ہیں فرمایا وہ تیری جنت ہیں اور تیری دوزخ ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کی فرمانبرداری و خوشنودی میں جنت ہے نافرمانی